السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اِذ عُرِضَ عَلَیہِ بِ ل عَشِیِّ لصّٰفِنٰتُ ل جِیادُ-فَقالَ اِنّی اَحبَبتُ حُبَّ ل خَیرِ عَن ذِکرِ رَبّی حَتّٰی تَوارَت بِ ل حِجابِ-رُدّوہا عَلَیَّ فَطَفِقَ مَسحًا بِ ل سّوقِ وَ ل اَعناقِ --ص31-33

جب پچھلے پہر ان کے سامنے عمدہ نسل کے تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گیے تو کہا : میں نے اس مال کو اپنے رب کی یاد کے مقابلہ میں پسند کیا ہے حتی کہ وہ رسالہ سامنے سے اوجھل ہوگیا (آپ نے کہا) کہ ان کو میرے پاس واپس لاؤ تو آپ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو کاٹنے لگے ۔ ان آیات میں اختلاف کی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر صحیح بات کی کتاب وسنت اور سیاق وسباق کی روشنی میں وضاحت فرما دیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

آپ نے آیت فَطَفِقَ مَسحًا بِالسُّوقِ وَالاَعنَاقِ کی تفسیر منقول اقوال سے راجح قول دریافت فرمایا ہے تو اس سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ آپ تھوڑی سی زحمت گوارا فرما کر تفسیر ابن کثیر، تفسیر فتح القدیر اور تفسیر روح المعانی سے اس مقام کا مطالعہ فرمائیں آپ کے تمام اشکال دور ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بالخصوص روح المعانی والے نے اس مقام پر امام رازی کے کلام کو نقل فرما کر اس کا خوب خوب رد فرمایا ہے اور ثابت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے منقول تفسیر «قَطَعَ سُوقَهَا وَأَعنَاقَهَا بِالسَّيفِ» ’’کاٹا ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو تلوار کے ساتھ‘‘ میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

تفسیر کا بیان ج1ص 481

محدث فتویٰ